بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیا

ایک مسلمان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ نہایت قیمتی ہے، اس لئے ایک مسلمان اپنا وقت بے مقصد کھیل اور بے مقصد کاموں میں صرف نہیں کرتا، بلکہ ہمیشہ ایسا کام کرتا ہے جس میں دین، یا دنیا کا کوئی خاطر خواہ فائدہ اس کو ضرور ملے، اسی لئے اسلام نے گھوڑ دوڑ، تیر اندازی اور تیراکی کی تعریف کی ہے کیونکہ ان کھیلوں سے انسان کی قوت وطاقت میں اضافہ ہوتا ہو اور وہ چست اور صحت مند رہتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اسلام تفریح سے منع نہیں کرتا، البتہ یہ ضروری قرار دیتا ہے کہ اس میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے:

(۱) اس کھیل کو بذاتِ خود مقصود نہ سمجھا جائے،

(۲) فرائض اور حقوقِ واجبہ کی ادائیگی کا پورا اہتمام ہو، اس کھیل کی وجہ سے کوئی واجب فوت نہ ہو،

(۳) محض وقت کا ضیاع نہ ہو، بلکہ اس سے کوئی دینی یا دنیوی خاطر خواہ فائدہ بھی حاصل ہو،

(۴) اس کھیل کو مشغلہ نہ بنایا جائے اور اس میں اتنا انہماک نہ ہو کہ صبح، شام اسی کام میں گزر جائیں،

(۵) اس کھیل میں جوا نہ لگایا جائے،

(۶) وہ کھیل آپس میں لڑائی جھگڑے کا سبب نہ بنے۔

لیکن جو کھیل ان قباحتوں پر مشتمل ہو، ایسا کھیل کھیلنا جائز نہیں ہے۔

چونکہ عام طور پر گھروں میں لڈو، کیرم بورڈ اور لوگوٹ وغیرہ مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ کھیلے جا سکتے ہیں، اس لئے اس طرح کے کھیل میں بذاتِ خود کوئی نحوست نہیں اور ایسے کھیل کھیلنے کی گنجائش ہے، تاہم اگر ان چیزوں کے کھیلنے میں اس قدر انہماک ہو کہ اس کی وجہ سے نماز فوت ہو جائے، یا اپنے بڑوں یا متعلق لوگوں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہو، یا اس میں رقم کی شرط لگائی جائے، تو اس صورت میں یہ کھیل جائز نہیں ~~ہے~~ ہوگا، ان خرابیوں سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ (امداده من: کھیل تفریح اور انکی شرعی حدود، والتبویب ۴۳۸/۷۲ ، والتبویب ۶۱۳/۵۵، والتبویب ۵۴۴/۷۶)۔

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (6 / 2504):

وعن أبي هريرة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: " «لا سبق إلا في نصل، أو خف، أو حافر» ". رواه الترمذي، وأبوداود، والنسائي.

موطأ مالك رواية محمد بن الحسن الشيباني (1 / 307):

861 - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ: إِنَّ الْقَصْوَاءَ نَاقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَسْبِقُ كُلَّمَا وَقَعَتْ فِي سِبَاقٍ، فَوَقَعَتْ يَوْمًا فِي إِبِلٍ، فَسُبِقَتْ، فَكَانَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَآبَةٌ أَنْ سُبِقَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَفَعُوا شَيْئًا، أَوْ أَرَادُوا رَفْعَ شَيْءٍ وَضَعَهُ اللَّهُ» .

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لا بَأْسَ بِالسَّبْقِ فِي النَّصْلِ، وَالْحَافِرِ، وَالْخُفِّ

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (7 / 3040-3041):

وعن علي بن الحسين - رضي الله عنهما - قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم: " «من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه» ". رواه مالك، وأحمد.

(وعن علي بن الحسين) ، أي: ابن علي بن أبي طالب - رضي الله عنهم - وهو الإمام زين العابدين، وقد سبق بعض مناقبه من جملة محاسن مراتبه (قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم: من حسن إسلام المرء) أي: من جملة محاسن إسلام الشخص وكمال إيمانه (تركه ما لا يعنيه) ، أي: ما لا يهمه ولا يليق به قولا وفعلا ونظراوفكرا، فحسن الإسلام عبارة عن كماله، وهو أن تستقيم نفسه في الإذعان لأوامر الله تعالى ونواهيه، والاستسلام لأحكامه على وفق قضائه وقدره فيه.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6 / 395):

(و) كره (كل لهو) لقوله - عليه الصلاة والسلام -- «كل لهو المسلم حرام إلا ثلاثة ملاعبته أهله وتأديبه لفرسه ومناضلته بقوسه» .

[رد المحتار]

.... [فرع]

اللعب بالأربعة عشر حرام وهو قطعة من خشب يحفر فيها ثلاثة أسطر ويجعل في تلك الحفر حصى صغار يلعب بها اهـ منح:

قلت: الظاهر أنها المسماة الآن بالمنقلة لكنها تحفر سطرين، كل سطر سبع حفر .

(قوله وكره كل لهو) أي كل لعب وعبث فالثلاثة بمعنى واحد كما في شرح التأويلات والإطلاق شامل لنفس الفعل، واستماعه كالرقص والسخرية والتصفيق وضرب الأوتار من الطنبور والبربط والرباب والقانون والمزمار والصنج والبوق، فإنها كلها مكروهة لأنها زي الكفار، واستماع ضرب الدف والمزمار وغير ذلك حرام وإن سمع بغتة يكون معذورا ويجب أن يجتهد أن لا يسمع قهستاني (قوله ومناضلته بقوسه) قال في مختصر النقاية يقال: انتضل القوم وتناضلوا أي رموا للسبق وناضله إذا رماه اهـ وفي الجواهر قد جاء الأثر في رخصة المسارعة، لتحصيل القدرة على المقاتلة دون التلهي فإنه مكروه اهـ والظاهر أنه يقال مثل ذلك في تأديب الفرس والمناضلة بالقوس ط.

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد شعیب

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲ ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ

۸/اکتوبر ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

محمد تقی عثمانی



الجواب صحیح

محمد عبد المنان عفی عنہ

